بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

اس اشاعت کے ساتھ "ترجمان القرآن" کی زندگی کا پانچواں سال شروع ہو رہا ہے۔ سفر کی اس نئی منزل میں قدم رکھنے سے پہلے مجھ پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے۔ پچھلے دور اس طرح گذرتے رہے ہیں کہ ہر سال کی ابتدا میں خوف ہوتا تھا کہ شائد اب یہ پرچہ پورا سال نہ پکڑ سکے گا، اور ہر سال کے خاتمہ پر حیرت ہوتی تھی کہ آخر یہ زندہ کیسے رہ گیا۔ نشیب و فراز کے ان مسلسل تجربات اور نصرت الٰہی کے پیہم مظاہرات نے اب دل میں ایک امر کا اذعان سا پیدا کر دیا ہے کہ یہ خدمت بارگاہ الٰہی میں کسی حد تک مقبول ضرور ہے اور اس مقبولیت کی بنا پر اس کے ساتھ یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کا سا معاملہ ہو رہا ہے گو ظاہر حالات کے لحاظ سے خارج میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اب بھی زمانہ کا وہی رنگ ہے جسے دیکھ دیکھ کر دل ٹوٹا جاتا تھا، ہمت بیٹھی جاتی تھی، حوصلے پست ہوئے جاتے تھے لیکن اب باطن کا وہ حال نہیں جو پہلے تھا۔ اب دل میں ایک اطمینان ہے۔ روح میں ایک سکون ہے۔ حوصلوں میں ایک نئی قوت پرواز اور عزائم میں ایک خاص طاقت ثبات محسوس ہوتی ہے۔ پہلے صبر اور توکل کے الفاظ ذہن میں تھے۔ روح میں ان کے معنی کا تحقق اب شروع ہوا ہے۔ پہلے صرف اعتقاداً یہ سمجھتے تھے کہ خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ چار سال کی مشق و تمرین کے بعد اب کچھ سمجھ میں آنے لگا ہے کہ خدا پر بھروسہ کرنے کے معنی کیا ہیں، اور اس پر بھروسہ کرنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے۔ یہی وہ نعمت ہے، برسوں سے جس کی طلب تھی۔ اور اب کہ بخشش کا آغاز ہوا ہے، صمیم قلب کے ساتھ بخشنے والے کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور ادائے شکر کے ساتھ